احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 14 فروری 2004ء

روزنامہ

# الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ہفتہ 14 فروری 2004ء 22 ذوالحج 1424 ہجری - 14 تبلیغ 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 35

## تین عزیز ترین چیزیں

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں تین چیزیں مجھے بہت عزیز ہیں۔

عورت۔ خوشبو۔ مگر میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

(نسائی کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء حدیث نمبر 3878)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہمارے سید ومولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیویاں نہ کرتے تو ہمیں کیونکر سمجھ آ سکتا کہ خدا کی راہ میں جاں فشانی کے موقع پر آپ ایسے بے تعلق تھے کہ گویا آپ کی کوئی بھی بیوی نہیں تھی مگر آپ نے بہت سی بیویاں اپنے نکاح میں لاکر صدہا امتحانوں کے موقعہ پر یہ ثابت کر دیا کہ آپؐ کو جسمانی لذات سے کچھ بھی غرض نہیں اور آپ کی ایسی مجردانہ زندگی ہے کہ کوئی چیز آپ کو خدا سے روک نہیں سکتی۔ (۔) آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں میں خدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا۔ ہر ایک دفعہ اولاد کے مرنے میں جو لخت جگر ہوتے ہیں یہی منہ سے نکلتا تھا کہ اے خدا ہر ایک چیز پر میں تجھے مقدم رکھتا ہوں مجھے اس اولاد سے کچھ تعلق نہیں کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ آپ بالکل دنیا کی خواہشوں اور شہوات سے بے تعلق تھے اور خدا کی راہ میں ہر ایک وقت اپنی جان ہتھیلی پر رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک جنگ کے موقعہ پر آپ کی انگلی پر تلوار لگی اور خون جاری ہوگیا۔ تب آپ نے اپنی انگلی کو مخاطب کر کے کہا کہ اے انگلی تو کیا چیز ہے صرف ایک انگلی ہے جو خدا کی راہ میں زخمی ہوگئی۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے گھر میں گئے اور دیکھا کہ گھر میں کچھ اسباب نہیں اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور چٹائی کے نشان پیٹھ پر لگے ہیں تب عمرؓ کو یہ حال دیکھ کر رونا آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اے عمر تو کیوں روتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ آپ کی تکالیف کو دیکھ کر مجھے رونا آ گیا۔ قیصر وکسریٰ جو کافر ہیں آرام کی زندگی بسر کر رہے اور آپ ان تکالیف میں بسر کرتے ہیں۔ تب آنجنابؐ نے فرمایا کہ مجھے اس دنیا سے کیا کام! میری مثال اس سوار کی ہے کہ جو شدت گرمی کے وقت ایک اونٹنی پر جا رہا ہے اور جب دوپہر کی شدت نے اس کو سخت تکلیف دی تو وہ اسی سواری کی حالت میں دم لینے کے لئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے ٹھیر گیا اور پھر چند منٹ کے بعد اسی گرمی میں اپنی راہ لی۔ اور آپ کی بیویاں بھی بجز حضرت عائشہ کے سب سن رسیدہ تھیں بعض کی عمر ساٹھ برس تک پہنچ چکی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا تعدد ازدواج سے یہی اہم اور مقدم مقصود تھا کہ عورتوں میں مقاصد دین شائع کئے جائیں اور اپنی صحبت میں رکھ کر علم دین ان کو سکھایا جائے تا وہ دوسری عورتوں کو اپنے نمونہ اور تعلیم سے ہدایت دے سکیں۔ یہ آپ ہی کی سنت ......... میں اب تک جاری ہے کہ کسی عزیز کی موت کے وقت کہا جاتا ہے ......... یعنی ہم خدا کے ہیں اور خدا کا مال ہیں اور اسی کی طرف ہمارا رجوع ہے۔ سب سے پہلے یہ صدق ووفا کے کلمے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے تھے پھر دوسروں کے لئے اس نمونہ پر چلنے کا حکم ہوگیا۔ اگر آنجناب بیویاں نہ کرتے اور لڑکے پیدا نہ ہوتے تو ہمیں کیونکر معلوم ہوتا کہ آپ خدا کی راہ میں اس قدر فدا شدہ ہیں کہ اولاد کو خدا کے مقابل پر کچھ بھی چیز نہیں سمجھتے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 299)

## سوسال قبل 1904ء

مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں آریوں نے ہندو مجسٹریٹ لالہ چندو لال کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کو قید کرنے کا منصوبہ بنایا مگر ناکام رہے۔ حضرت مسیح موعود کو جب معلوم ہوا کہ دشمن آپ کو شکار کرنا چاہتا ہے تو آپ نے فرمایا میں خدا کا شیر ہوں وہ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے۔

## نتیجہ مقابلہ بین المجالس 2002-2003

### مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

امسال مجلس خدام الاحمدیہ لطیف آباد حیدرآباد اول اور خلافت جوبلی علم انعامی کی حقدار قرار پائی ہے۔ دیگر پوزیشنز درج ذیل ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| دوم: | ربوہ | سوم: | فیصل ٹاؤن لاہور |
| چہارم: | سمن آباد لاہور | پنجم: | راج گڑھ لاہور |
| ششم: | فیکٹری ایریا حیدرآباد | ہفتم: | گلشن پارک لاہور |
| ہشتم: | دارالذکر فیصل آباد | نہم: | ماڈل ٹاؤن لاہور |
| دہم: | میانوالی بنگلہ سیالکوٹ | | |

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

## ضرورت انسپکٹران

تحریک جدید میں دوران سال انسپکٹران کی متوقع ضرورت کے پیش نظر درخواستیں مطلوب ہیں۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں تعلیمی سندات، قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور ایک عدد تصویر کے ہمراہ مورخہ 22 فروری 2004ء تک امیر / پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوا دیں۔ امیدوار کا ایف۔ اے / ایف ایس سی میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ بی اے / بی ایس سی والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ امیدوار کی عمر 45 سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ معیار پر پورا اترنے والے امیدواران کا تحریری امتحان مورخہ 29 فروری 2004ء بروز اتوار صبح 10:00 بجے بیت المحمود (کوارٹرز تحریک

باقی صفحہ 7 پر

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

# عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 290)

## شیطان پر فتح پانے کا واحد ذریعہ

حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت چوہدری رستم علی صاحب (بیعت 23 مارچ 1899ء۔ وفات 12 جنوری 1909ء) کو حق تعالیٰ نے شعر و سخن کے بلند پایہ اور رقت انگیز ذوق وشوق سے بھی نوازا تھا آپ نے اپنے مقدس آقا کے دست مبارک پر بیعت کے کم وبیش آٹھ ماہ بعد حضور کی خدمت میں اپنے کلام کے چند نمونے ارسال خدمت کئے جس پر حضرت اقدس نے تحریر فرمایا:

عنائت نامہ پہنچا۔ آپ کے اشعار نہایت پاکیزہ اور عمدہ دل سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ بااینہمہ متانت ایسی ہے۔ کہ گویا ایک اہل زبان شاعر کی یہ خداداد ہے۔ خداتعالیٰ آپ کو محبت بخشے۔ دنیا فانی اور محبت دنیا ہمہ فانی۔ جس طرح آسمان پر ستارے نظر آتے ہیں کہ ان کے نیچے کوئی ستون نہیں خداتعالیٰ کے حکم سے ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور حکم کی پابندی سے بے ستون کھڑے ہیں۔ گرتے نہیں۔ اسی طرح مومن بھی حکم کا پابند ہے خداتعالیٰ کی فرمانبرداری میں گزارا رہتا ہے گرتا نہیں مومن کا دنیا اور نفس کو چھوڑنا ایک خارق عادت امر ہے وہ تبدیلی جو خداتعالیٰ اس میں پیدا کرتا ہے۔ وہ مومن کو قوت دیتی ہے۔ ورنہ ہر ایک شخص فانی لذت کا طالب اور شیطانی خیال اس پر غالب ہے۔ مومن پر شیطان غالب نہیں آتا۔ کیونکہ وہ خداتعالیٰ سے بیعت الموت کر چکا ہے۔ **شیطان پر وہی فتح پاتا ہے۔ جو بیعت الموت کرے۔** جیسے کہ آپ کے اشعار میں رقت ہے۔ خداتعالیٰ آپ کے دل میں ایسا ہی سچی رقت پیدا کر دے۔ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں شاعر تھا۔ اور ایمان نہیں لایا تھا۔ ایک نفس پرست آدمی تھا۔ لیکن شعر اس کے موحدانہ اور عارفانہ تھے ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شعر سنے۔ نہایت پاکیزہ تھے۔ آنحضرتؐ بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا.......... شعر اس کا ایمان لایا اور نفس اس کا کافر ہوا۔ خداتعالیٰ آپ کے شعر اور آپ کے دل کو ایک ہی نور سے منور کرے۔ مناسب ہے کہ یہ اشعار آپ جمع کرتے جائیں۔ کیونکہ لطیف ہیں اور لائق جمع ہیں۔ مجھے بباعث کثرت کار فراغت نہیں۔ ورنہ میں جمع کرتا جاتا۔ تین روز سے لودہیانہ سے قادیان آ گیا ہوں۔ .......... ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔ دعا میں بہت مشغول رہیں کہ تمام امن و آرام خداتعالیٰ کی یاد میں ہے۔

والسلام خاکسار

غلام احمد عفی عنہ 13 نومبر 1889ء

(الحکم 28 مارچ 1909ء ص 3)

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامان دمار
جس نے نفس دوں کو ہمت کر کے زیرپا کیا
چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم واسفندیار

## محبوب حقیقی اور توحید خالص کا عرفان

حضرت چوہدری رستم علی صاحب مدار ضلع جالندھر (وفات 11 جنوری 1909ء) انسپکٹر پولیس ریلوے ان عشاق احمدیت میں سے تھے جنہیں بیعت اولیٰ کے پہلے روز ہی بیعت کا اعزاز حاصل تھا۔ وہ محکمہ پولیس میں 23 برس تک نہایت نیک نامی اور لیاقت وقابلیت سے ایک معمولی کانسٹیبل سے انسپکٹر پولیس کے درجہ تک پہنچے اور اسی عہدہ پر انہوں نے پنشن لی اور پھر قادیان کی مقدس بستی میں ہجرت کر آئے۔ اور یہیں اب مقبرہ بہشتی میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما

(الحکم قادیان 14 جنوری 1909ء صفحہ 8)

قیام جماعت احمدیہ سے ایک سال قبل کا واقعہ ہے کہ حضرت چوہدری صاحب کے ایک گہرے دوست انتقال کر گئے جس کا انہیں بہت صدمہ ہوا۔ حضرت اقدس کو علم ہوا تو حضور نے انہیں یکم مارچ 1888ء کو ایک بصیرت افروز مکتوب سپرد قلم فرمایا جس میں روح پرور انداز میں بتایا کہ کامل دوست صرف اللہ تعالیٰ ہے اور یہی توحید حقیقی ہے اس لئے حزن و غم سے دستکش ہو کر محبوب حقیقی کی طرف رجوع کریں۔ ذیل میں اس اہم مکتوب کا متن ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

عنایت نامہ پہنچا۔ اس عاجز کے ساتھ ربط ملاقات پیدا کرنے سے فائدہ یہ ہے کہ اپنی زندگی کو بدلا جائے۔ تا عاقبت درست ہو۔ سندر داس کی وفات کے زیادہ غم سے آپ کو پرہیز کرنا چاہئے۔ خداتعالیٰ کا ہر ایک کام انسان کی بھلائی کے لئے ہے۔ گو انسان اس کو سمجھے یا نہ سمجھے جب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے بعد بیعت ایمان لینا شروع کیا۔ تو اس بیعت میں یہ داخل تھا کہ اپنا حقیقی دوست خداتعالیٰ کو ٹھہرایا جاوے اور اس کے ضمن میں اس کے نبی اور درجہ بدرجہ تمام صلحاء کو اور بغیر خلت دینی کے کسی کو دوست نہ سمجھا جائے۔ یہی .......... ہے۔ جس سے آج کل کے لوگ بے خبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے.......... یعنی ایمانداروں کا کامل دوست خدا ہی ہوتا ہے۔ وبس۔ جس حالت میں انسان پر بجز خداتعالیٰ کے اور کسی کا حق نہیں۔ تو اس لئے خالص دوستی محض خداتعالیٰ کا حق ہے۔ صوفیاء کو اس میں اختلاف ہے۔ کہ جو مثلاً غیر سے اپنی محبت کو عشق تک پہنچاتا ہے اس کی نسبت کیا حکم ہے اکثر یہی کہتے ہیں کہ اس کی حالت حکم کفر کا رکھتی ہے۔ گو احکام کفر کے اس پر صادر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ بباعث بے اختیاری مرفوع القلم ہے تاہم اس کی حالت کافر کی صورت میں ہے۔ کیونکہ عشق اور محبت کا حق اللہ جل شانہ کا ہے۔ اور وہ بددیانتی کی راہ سے خداتعالیٰ کا حق دوسرے کو دیتا ہے اور یہ ایک ایسی صورت ہے جس میں دین و دنیا دونوں کے وبال کا خطرہ ہے۔ راستبازوں نے اپنے پیارے بیٹوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ اپنی جانیں خداتعالیٰ کی راہ میں دیں۔ تا توحید کی حقیقت انہیں حاصل ہو سو میں آپ کو خالصاً للہ نصیحت دیتا ہوں۔ کہ آپ اس حزن و غم سے دستکش ہو جائیں۔ اور اپنے محبوب حقیقی کی طرف رجوع کریں۔ تا وہ آپ کو برکت بخشے اور آفات سے محفوظ رکھے۔

والسلام خاکسار

غلام احمد از قادیان یکم مارچ 1888ء

(الحکم 28 مارچ 1909ء صفحہ 3)

حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی

## حمدِ رب العالمین

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا — بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا — کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا

اس بہار حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے — مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف — جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں — ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک — اس سے ہے شور محبت عاشقان زار کا

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص — کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں — کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

خوبرویوں میں ملاحت ہے ترے اس حسن کی — ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس ترے گلزار کا

چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے — ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب — ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز — جن سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں — تا مگر درماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا

ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا — جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

درثمین

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

# رفقاء حضرت مسیح موعود کے شفاء سے متعلق قبولیت دعا کے واقعات

عطاءالوحید باجوہ صاحب

## نہ گلٹی تھی نہ ہی درد تھا

مکرم محمد عمر بشیر صاحب تحریر فرماتے ہیں 1945ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مصلح موعود کراچی تشریف فرما تھے۔ ان دنوں میرے والدین بھی ڈھاکہ سے کراچی آئے تھے۔ حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ میرے والد صاحب کو گلے میں کئی دنوں سے سخت تکلیف تھی وہاں کے احمدی اور غیر احمدی معروف ڈاکٹروں کو دکھایا ہر ایک نے اس تکلیف پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ آپریشن کے بغیر کوئی علاج نہیں ہے اور آپریشن بھی کم کامیاب ہوتا ہے۔ اس سے ہمیں سخت فکر لاحق ہوئی۔ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا اچھا میں دعا کروں گا۔ والدہ صاحبہ نے اسی وقت حضور سے کہا کہ حضور ان کو یہاں تکلیف ہے۔ حضور نے جب نظر اٹھائی اور گلے کو دیکھا تو والدہ صاحبہ کہنے لگیں۔ حضور ابھی دعا کر دیں۔ حضور مسکرا دیئے اور دعا کی۔ خدا شاہد ہے کہ اسی وقت حضور نے توجہ فرمائی اور ابھی والدہ صاحبہ اور والد صاحب حضور کی کوٹھی سے باہر گئے ہی تھے کہ والد صاحب کہنے لگے کہ مجھے آرام محسوس ہوتا ہے اور جب گلے پر ہاتھ لگا کر دیکھا تو نہ وہاں گلٹی تھی اور نہ ہی درد تھا۔ (روزنامہ الفضل مورخہ 19 اپریل 1966ء)

## حضرت مرزا شریف احمد صاحب

حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔
جن دنوں میں لاہور میں پریکٹس کیا کرتا تھا تو حضرت مرزا شریف احمد صاحب لاہور تشریف لا کر میرے پاس ٹھہرا کرتے تھے۔ جب میں نے بی۔ اے پاس کیا تھا تو کچھ عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھاتا رہا۔ ان ایام میں حضرت میاں صاحب میرے شاگرد رہ چکے تھے۔ اس لئے آپ مجھ سے خاص محبت کا سلوک رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب جب مجھ سے ملنے کے لئے لاہور تشریف لائے تو ہم دونوں ہرن کا شکار کھیلنے شیخوپورہ کی طرف نکل گئے۔ شیخوپورہ کا سب علاقہ آس پاس کا جنگل ہی جنگل تھا وہاں ایک کٹیا میں ایک عمر رسیدہ سکھ لیٹا ہوا تھا اور شدید سر درد سے کراہ رہا تھا۔ اس نے علاج کی غرض سے بہت سے تعویذ وغیرہ بھی باندھ رکھے تھے اس کے باوجود اس کے درد میں کوئی کمی نہ ہوتی تھی اور وہ مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔ اس سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ گزشتہ کئی روز سے اس کی یہی حالت ہے میں نے حضرت میاں صاحب سے دعا کے لئے عرض کیا آپ نے بعض دعائیں پڑھ کر اس پر دم کیا اور اسے فوراً آرام آ گیا اور وہ اسی وقت اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس نے ہماری غریبانہ طرز پر بہت خاطر مدارات کی وہ از حد ممنون تھا۔

(سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب صفحہ 159)

## حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

حضرت ابوالمبارک محمد عبداللہ صاحب اپنی خودنوشت سوانح "حیات ابوالمبارک" میں راقم ہیں:۔ مارچ 1974ء میں میرے لڑکے رشید مبارک کے گردے کا آپریشن ہوا لیکن زخم خراب ہو گیا اور اس میں سخت پیپ پڑ گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور اخبار الفضل کے علاوہ میں نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں بھی دعا کی درخواست کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے نہ صرف دعا فرمائی بلکہ جواب بھی دیا اس طرح دعاؤں کے طفیل میرے لڑکے کو اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی

(حیات ابوالمبارک صفحہ 32)

## حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

محترم عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا اپنے بھانجے محمد زبیر صاحب کے متعلق زمانہ ماضی کی یاد تازہ کرنے والا واقعہ سپرد قلم ان کلمات میں کرتے ہیں: محمد زبیر میری بہن زینب بیگم کا چھوٹا بیٹا تھا اس کے والدین چند سال قبل فوت ہو چکے ہیں۔ اوائل 1980ء میں وہ کینسر سے شدید بیمار ہوا۔ حتیٰ کہ جان کے لالے پڑ گئے میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو تار دیا اور یہ الفاظ لکھے۔

"Nothing can be done for Zubair"

اور دعائے خاص کی درخواست کی۔ پھر ربوہ جا کر "بیت الکرام" لیٹنی ... دستک دی کہ وہاں ماں سے زیادہ شفقت کرنے والی ہستی رہتی تھی۔ وہ مجھ پر کیوں مہربان تھیں اس میں میری کوئی خوبی نہیں تھی اور نہ اپنا استحقاق سمجھتا تھا۔ اس کے مقدس ماں باپ سے اس کو غریب پروری اور بندہ نوازی اور فیض رسانی کے اوصاف حسنہ ورثہ میں ملے ہوئے تھے۔ وہ تھیں حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ الغرض حضرت ممدوحہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری پریشان حالی پر مادر مہربان کو ترس آیا۔ میں نے تفصیل سے زبیر کی بیماری کی عرض کی تو چند ثانیے کے توقف کے بعد اپنے رب کریم پر توکل کرتے ہوئے بڑے وثوق کے ساتھ اور بڑی پرشوکت آواز میں فرمایا کہ تم بے فکر ہو جاؤ اللہ تعالیٰ محمد زبیر کو ضرور شفا دے گا۔ یخنی بوٹی پلانا شروع کر دیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے زبیر کی حالت میں بہتری کے آثار پیدا فرما دیئے اب اسے ہوش آ چکا تھا بخار بھی کم ہوتے ہوتے ٹوٹ چکا تھا۔

(دخت کرام صفحہ 441 تا 443)

## بظاہر زندگی کے کوئی آثار نہیں تھے

مکرم سردار عبدالقادر صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ لکھتے ہیں:۔

فروری 1949ء میں حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب نے شدید بیماری کے حملہ سے صحت یابی پر حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے لئے محبت پیار اور شکر گزاری کے جذبات کا اظہار کیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ انہی دنوں خاکسار چند ایام کے لئے ڈاڈر سینی ٹوریم میں ایک دوست کی عیادت کے لئے ٹھہرا ہوا تھا۔ اکثر فارغ اوقات میں محترم ڈاکٹر ابرار احمد صاحب اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کچھ وقت کے لئے ہمارے پاس ٹھہرتے۔ ایک روز ان کے ہمراہ ایک نوجوان ڈاکٹر (جن کا نام یاد نہیں آ رہا) تشریف لائے ڈاکٹر ابرار احمد صاحب نے میرے احمدی ہونے کا ذکر کیا تو بیٹھتے ہی اس نوجوان ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔ چونکہ ایک دو روز قبل الفضل سے حضرت نواب صاحب کی صحت کی رپورٹ پڑھ کر آیا تھا۔ وہی رپورٹ میں نے ڈاکٹر صاحب موصوف کو بتائی۔ یہ رپورٹ سن کر وہ نوجوان ڈاکٹر صاحب جن کا تعلق صوبہ سرحد سے تھا۔ کسی گہری سوچ میں پڑ گئے۔ آخر میں نے اس سکوت کو توڑا اور پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں حضرت نواب صاحب کی بیماری کے دوران لاہور میں تھا اور مجھے ان کی خدمت کا موقع ملا۔ اکثر رات کو جب میں ان کے کمرہ میں جاتا۔ آپ کی بیگم صاحبہ (حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ) کو چارپائی پکڑے ان کی صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے پاتا۔ میں نے اپنی ڈیوٹی کے دوران رات کو بھی ان کی بیگم صاحبہ کو نیند یا آرام کی حالت میں نہیں دیکھا۔ بس دعا کی حالت میں دیکھا۔ اب آپ سے ان کی صحت یابی کا سن کر خدا تعالیٰ کی شان کریمانہ پر گہری سوچ میں پڑ گیا تھا۔ کہ وہ مریض جس کی بظاہر زندگی کے کوئی آثار نہیں تھے۔ اور میں ان کی بیماری کے دوران صوبہ سرحد میں آ گیا تھا۔ اور خیال تھا کہ حضرت نواب صاحب ہمیشہ کے لئے رخصت ہو چکے ہوں گے مگر آپ کی بیگم صاحبہ کی دعاؤں اور راتوں کی گریہ وزاری کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا اور میں یقین کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو سنا اور قبول فرمایا اور انہوں نے اپنے خاوند کے لئے نئی زندگی حاصل کر لی۔

(دخت کرام صفحہ 451، 452)

حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب نے اپنی لمبی بیماری سے شفایابی پر ایک مضمون میں تحریر فرمایا:

میری اس بیماری سے رہائی محض اللہ تعالیٰ کے کرم کا نتیجہ ہے میں آج سے 5 سال قبل فوت ہو گیا ہوتا لیکن میرے بزرگوں، میرے مخلص دوستوں اور اس برادری کے افراد نے جن کو حضرت مسیح موعود نے ایک دوسرے سے منسلک کر دیا ہے۔ میری چلتی پھرتی تصویر انہیں کی دعاؤں کا کرشمہ ہے جو انہوں نے مضطربانہ اور بے قراری کے جذبہ کے تحت میرے لئے کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس بیماری کے دوران میں مہربانی فرماتے رہے۔ ان کی خاص دعاؤں کا مورد بنا رہا کہ انہوں نے میرے اچھا ہونے سے بہت پہلے خواب میں مجھے پورا صحت یاب دیکھا۔ میں اپنی ماں کی محبت سے محروم تھا۔ کیونکہ میں بچہ ہی تھا کہ میری والدہ فوت ہو گئیں لیکن اس کمی کو حضرت اماں جان کی محبت نے پورا کر دیا۔ جب میری طبیعت زیادہ خراب ہوتی تو فوراً میری چارپائی کے پاس آ کر بیٹھ جاتیں نہ صرف دعا کرتیں بلکہ ان کا پرسکون چہرہ اور پرامید چہرہ میرے

لئے ایک بیش بہا آسرا اور سہارا ہوا کرتا تھا۔ ان کی موجودگی ایسی قوت ارادی پیدا کرتی کہ ساری گھبراہٹ اور بے چینی اپنی بیماری دور ہوتی پاتا۔ اللہ تعالیٰ ان کے مرقد پر اپنے انوار کی بارش نازل فرمائے اور وہ کچھ ان کو دے جو حضور مسیح موعود ان کے لئے چاہتے تھے۔ ان کو سب کچھ حاصل تھا میں اپنی زبان سے کیا دعا ان کے لئے کرسکتا ہوں۔

(دخت کرام صفحہ 69)

## حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اپنے شفاء سے متعلق قبولیت دعا کے واقعات تحریر فرماتے ہیں: اپنے فن یعنی شفائے امراض کی لائن میں تو میں نے اس قدر عجائبات خداتعالیٰ کے فضلوں اور دعا کی قبولیت کے دیکھے ہیں کہ کوئی شمار و حساب نہیں۔ مثلاً

ڈاکٹروں کی دلچسپی کے لئے لکھتا ہوں کہ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم کی آنکھیں میں نے بنائیں اور دونوں ایک ہی دفعہ چوتھے دن پٹی کھولنے پر دیکھا تو دونوں آنکھوں میں سخت Plastic iritis یعنی اندرونی پردوں میں سوزش اور ورم تھا بلکہ دونوں Ant Chambers اس طرح بھرے ہوئے تھے۔ جیسے پیپ سے بھرے ہوئے ہیں۔ مجھے مرحوم کے ساتھ بہت انس تھا اس لئے بہت بے قرار ہوا۔ حضرت صاحب کے گوش گزار کرکے دعا کے لئے عرض کیا اور حضرت اماں جان سے بھی۔ نیز خود بھی بہت دعا کی۔ چنانچہ دیکھتے دیکھتے چند دنوں میں ہی بلکہ ایک ہفتہ کے اندر دونوں آنکھیں بالکل صاف ہوگئیں اور جیسا کہ عموماً قاعدہ ہے پیچھے بھی اس مرض کے کوئی نشان یا آثار باقی نہ رہے اور وہ دونوں آنکھوں سے بالکل چنگے بھلے ہو گئے۔ ورنہ اس طرح سخت قسم کے double plastic iritis کا جو اتنی جلدی آپریشن کے بعد پیدا ہوا ہو۔ اس طرح کامل طور پر صاف ہو جانا کہ گویا کہ کوئی بیماری ہی نہیں ہوئی اور دونوں آنکھوں کا اس طرح بچ جانا میرے علم میں کبھی نہیں آیا۔ بلکہ لوگوں کو اندھا ہوتے ہی دیکھا ہے غرض ناامید بیماروں کی شفاء کے نمونے بیان کرنے لگوں تو یہ مضمون الف لیلہ ہی بن جائے۔ (روزنامہ الفضل 23 اکتوبر 2001ء)

## حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اپنے بیٹے مکرم شیخ محمود احمد عرفانی صاحب ایڈیٹر الحکم کی بیماری کے بعد دعا کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

احباب کو معلوم ہے کہ ان کا خادم (میرا بیٹا) عزیز مکرم شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم کئی سال سے بیمار چلا آتا ہے۔ اسے ذیابیطس کا عارضہ ہے۔ مختلف علاج کئے گئے مگر ابھی تک اس کو شفائے کلی حاصل نہیں ہوئی۔ باوجود مریض ہونے کے اپنی طاقت اور ہمت سے بڑھ کر وہ الحکم زندہ رکھنے کی بھی سعی میں مصروف رہتا ہے۔ اس اثناء میں دو تین بار اس پر علالت کے ایسے حملے ہوئے کہ وہ خود بھی اور ہم بھی اسباب کے پیش نظر اس کی زندگی کے آخری ایام سمجھتے رہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہماری دعاؤں کو سنا اور عزیز مکرم کو اس گرداب سے نکالا۔ گزشتہ سال کے آخر میں اس نے .......... ایک کتاب تالیف کی .......... اس کی ترتیب اور طبع و اشاعت میں غیر معمولی محنت کا نتیجہ خوفناک بیماری کے حملہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ کھانسی بخار کی شدت تھی اور اللہ ہی جانتا ہے حلق یا سینے سے خون بھی آیا اور بہت زیادہ آیا۔ میرے قدیم مخلص بھائی ڈاکٹر دین محمد صاحب معالج تھے اور وہ ٹیکا کر رہے تھے کہ خداتعالیٰ کی مشیت کے ماتحت غلطی ہوئی اور اس نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ دنیوی اسباب بظاہر منقطع تھے مگر خالق الاسباب کا آستانہ موجود تھا۔ خطرہ یہ تھا کہ غالباً ٹی۔ بی کا اثر ہے میں نے نہایت خشوع و خضوع سے مولائے کریم کے حضور عرض کیا کہ:

مولا! آپ تو انسان کو عدم سے وجود میں لاتے ہیں اور نئے پھیپھڑے، دل، دماغ اور تمام جوارح بناتے ہیں۔ اگر تیرے عاجز بندہ کے پھیپھڑوں میں کوئی نقص پیدا ہوگیا ہے تو اپنے کرم سے اس نقص کو دور کر دو اس کے پھیپھڑوں کو نیا ہی بنا دو۔

میں اس کیفیت کو بیان نہیں کرسکتا جو اس دعا کے وقت میری روح میں تھی میں دیکھتا تھا کہ وہ پانی ہوکر آبشار کی طرح گرتی تھی اختتام دعا تک میرے قلب میں گونہ تسلی تھی میں نے یہ کیفیت دعا محمود کو تسلی کے لئے لکھ دی۔ میرا خط ابھی پہنچا نہ تھا کہ اس کا خط مجھے ملا کہ ابا جی پھیپھڑے بلغم سے بھرے ہوئے تھے اور رات کو ڈاکٹر صاحب پریشان ہوکر گئے تھے مگر میں نے محسوس کیا کہ میرے پھیپھڑوں کا اندر ہی اندر آپریشن ہو رہا ہے اور صبح کو ڈاکٹر صاحب آئے تو خود ان کو بھی حیرت ہوئی۔ دنیا کی نظر میں یہ باتیں عجیب یا محض خیالی ہیں مگر حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت قدسیہ میں ہم نے نہ ایک بار بلکہ ہزاروں بار اس زندہ اور قادر خدا کو دیکھا ہے میں خود تو دعا میں مصروف تھا۔ میں نے اخبار الفضل میں محمود کی صحت کے لئے چالیس روزہ دعا کی درخواست کی اور خدا کا شکر ہے کہ میری پکار کو ان دوستوں نہیں نہیں میرے بھائیوں نے سنا اور وہ رب کریم کے حضور رات کی تنہائی میں گرے اور اپنے ایک محتاج بھائی کی مدد کے لئے باب العزۃ کو کھٹکھٹایا اور میں یقین اور بصیرت کے ساتھ جانتا تھا کہ یہ ہاتھ مولیٰ کریم کے حضور سے خالی نہ آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

محمود کا آپریشن ہوا ذیابیطس میں زخم کا اچھا ہونا بہت مشکل ہوتا ہے مگر زخم مندمل ہو گیا اور محمود اس گرداب بلا سے نکل گیا۔ گو ابھی ضعف باقی ہے مگر سپاہی نے مجروح ہوکر افاقہ ہوتے ہی اپنے اسلحہ کو لے کر میدان میں آنا ضروری سمجھا۔

(الحکم مئی، جون 1943ء صفحہ 16)

## حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اپنے ایمان افروز واقعات کے سلسلہ جاودانی کا تذکرہ کرتے ہوئے شفاء سے متعلق چند واقعات کا تذکرہ فرماتے ہیں:

فیضان ایزدی نے سیدنا حضرت مسیح موعود کی بیعت راشدہ کے طفیل (دعوت) احمدیت کی برکت سے میرے اندر ایک ایسی روحانی کیفیت پیدا کردی تھی کہ بعض اوقات جو کلمہ بھی میں منہ سے نکالتا تھا اور مریضوں اور حاجتمندوں کے لئے دعا کرتا تھا مولیٰ کریم اسی وقت میرے معروضات کو شرف قبولیت بخش کر لوگوں کی مشکل کشائی فرما دیتا تھا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جب میں موضع سعد اللہ پور گیا تو میں نے چوہدری اللہ داد صاحب کو جو چوہدری عبداللہ خاں نمبردار کے برادرزادہ تھے اور ابھی احمدیت سے مشرف نہ ہوئے تھے بیت الذکر کی ایک دیوار کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ بری طرح دمہ کے شدید دورہ میں مبتلا تھے اور سخت تکلیف کی وجہ سے نڈھال ہو رہے تھے میں نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کے مجھے پچیس سال سے پرانا دمہ ہے جس کی وجہ سے زندگی دوبھر ہوگئی ہے .......... دور دور کے معالجوں اور طبیبوں اور ڈاکٹروں نے اس بیماری کو موروثی اور مزمن ہونے کی وجہ سے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ اس لئے میں اب اس کے علاج سے مایوس ہو چکا ہوں۔ میں نے کہا آنحضرتؐ نے تو کسی بیماری کو لاعلاج قرار نہیں دیا۔ آپ اسے لاعلاج سمجھ کر مایوس کیوں ہوتے ہیں۔ کہنے لگے اب مایوسی کے سوا کیا چارہ ہے میں نے کہا ہمارا خدا تو قادر مطلق ہے اور اس نے فرمایا ہے۔

یعنی یاس اور کفر تو اکٹھے ہوسکتے ہیں لیکن ایمان اور یاس اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے آپ ناامید نہ ہوں اور ابھی پیالہ میں تھوڑا سا پانی منگائیں میں آپ کو دم کر دیتا ہوں چنانچہ میں نے پانی پر دم کیا اتنی توجہ سے کہ مجھے خداتعالیٰ کی صفت شافی کے فیوض سورج کی کرنوں کی طرح اس پانی میں برستے ہوئے نظر آئے، اس وقت مجھے یقین ہوگیا کہ اب یہ پانی افضال ایزدی اور حضرت مسیح پاک کی برکت سے مجسم شفا بن چکا ہے۔ چنانچہ جب میں نے یہ پانی چوہدری اللہ داد کو پلایا تو آن کی آن میں دمہ کا دورہ رک گیا اور پھر اس کے بعد کبھی انہیں یہ عارضہ نہیں ہوا۔ حالانکہ اس واقعہ کے بعد چوہدری اللہ داد صاحب تقریباً پندرہ سولہ برس زندہ رہے۔ اس قسم کے نشانات سے اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب موصوف کو احمدیت بھی نصیب فرمائی اور آپ خدا کے فضل سے مخلص احمدی بن گئے۔

(حیات قدسی حصہ اول صفحہ 49 تا 51)

☆ موضع گولیکی میں ایک دفعہ چوہدری اللہ داد خان ولد چوہدری عالم خاں صاحب کا تین چار سالہ بچہ شدید بیمار ہوگیا اور اس کی حالت مایوس العلاج ہوگئی (وہ بچہ بالکل مشت استخوان نظر آتا تھا) اور دعا کی درخواست کی۔ میں نے اس وقت دعا بھی کی اور ایک نسخہ بھی بتایا جو اسے استعمال کروایا گیا اس کے بعد میں نے چوہدری اللہ داد خان سے کہا کہ جب میں سال کے بعد آؤں گا تو اسے پہچان نہ سکوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔

(حیات قدسی حصہ اول صفحہ 60، 61)

## بچے کی زیست کی کوئی امید نہیں

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ میں ضلع سرگودھا میں بسلسلہ دعوت الی اللہ سفر پر تھا۔ کہ میرا لڑکا عزیز مبشر احمد جس کی اس وقت چار پانچ سال کی عمر تھی۔ تپ محرقہ میں مبتلا ہوگیا۔ جب بخار کو آتے ہوئے 29 روز ہوگئے اور اس میں کچھ افاقہ نہ ہوا۔ اور بخار کے ساتھ آنکھیں متورم ہوگئیں اور ان میں پیپ پڑ گئی۔ تو حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مع دوسرے ڈاکٹروں کے جو اس کے معالج تھے سخت تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اول تو بچے کی زیست کی کوئی امید نہیں۔ لیکن اگر وہ جانبر ہو بھی گیا تو بھی اس کی آنکھیں بالکل ضائع ہو جائیں گی۔ اسی دوران میں دفتر نظارت دعوت الی اللہ کی طرف سے مجھے تار آیا کہ بچے کی حالت بہت خراب ہے۔ آپ فوراً قادیان پہنچیں۔ چنانچہ میں قادیان آ گیا۔

جب میں نے بچہ کو اس تشویشناک حالت میں دیکھا تو بہت بے چین ہوگیا اور فوراً وضو کرکے ایک عریضہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا۔ اور خود ایک کوٹھڑی میں داخل ہوکر اور اس کا دروازہ بند کرکے دعا میں مصروف ہوا اس وقت تک خداتعالیٰ کے فضل سے مجھے اضطرار کی حالت میسر آ گئی اور روح پگھل کر آستانہ الوہیت پہ پانی کی طرح بہنے لگی اور مجھے محسوس ہونے لگا کہ دعا قبول ہوگئی ہے۔ جب میں آدھ پون گھنٹہ کے بعد کوٹھڑی سے باہر نکلا اور بچے کو دیکھا تو اس کا تپ اترا ہوا تھا۔

(حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 11، 12)

## سادہ زندگی کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے ضمن میں جو مطالبات جماعت کے سامنے پیش فرمائے ان میں سادہ زندگی کے مطالبہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس کے بغیر جماعت میں قربانی کا صحیح مادہ کسی صورت میں بھی پیدا نہیں ہوسکتا اور نہ روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہوسکتا ہے۔" (مطالبات صفحہ 25)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

# محترم مولانا محمد سعید انصاری صاحب مربی سلسلہ کا ذکر خیر

میر انجم پرویز صاحب

محترم مولانا محمد سعید انصاری صاحب 9 جنوری 2004ء کو 88 سال کی عمر پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ ایک نہایت محنتی مخلص اور باوفا خادم سلسلہ اور واقفِ زندگی تھے۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ بیرون ممالک میں خدمت کی توفیق پائی۔ جامعہ احمدیہ میں بطور استاد پڑھانے کی سعادت بھی حاصل رہی۔ علاوہ ازیں انڈونیشین اور عربی تراجم کے کام کی بھی توفیق ملی۔ آپ ایک علمی وادبی شخصیت کے مالک تھے۔ خاکسار کو کئی مرتبہ ان سے عربی ادب کے حوالے سے ملنے کا موقع ملا۔ انتہائی سادہ مزاج اور خوش اخلاق انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے۔ آمین۔

ایک دفعہ خاکسار کو ان سے تفصیلی انٹرویو کرنے کا موقعہ بھی ملا جس کو بعد میں خاکسار نے ترتیب دے کر ان سے چیک بھی کروایا اور آپ نے ضروری اصلاح کر دی۔ چنانچہ آپ کے حالات اور طویل خدمات کا مختصر تذکرہ ہدیہ قارئین ہے۔

## خاندان کا تعارف

آپ کے والد محترم کا نام حکیم مولوی محمد اعظم اور والدہ محترمہ کا نام سکینہ بیگم تھا۔ والد صاحب ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں پنڈوری ویلساں کے رہنے والے تھے۔ یہ گاؤں قادیان سے جنوب مشرق کی جانب 16,15 میل کے فاصلے پر واقع ہے اور اس وقت مشرقی پنجاب (بھارت) کا حصہ ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ ظفروال ضلع سیالکوٹ کی رہنے والی تھیں۔ یہ دونوں موصی تھے اور قادیان کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں۔ والد صاحب بعض وجوہ کی بناء پر اس گاؤں سے موضع ٹھٹھہ غلام نبی منتقل ہوگئے۔ حضرت مسیح موعود کے معروف رفیق اور ذاتی خادم حضرت حافظ شیخ حامد علی صاحب اسی موضع ٹھٹھہ غلام نبی کے رہنے والے تھے۔

مولانا محمد سعید انصاری صاحب کی پیدائش اسی گاؤں میں 10 مارچ 1916ء کو جمعہ کی صبح ہوئی۔ آپ کے والد صاحب نے 1924ء میں قادیان میں مستقل طور پر رہائش اختیار کر لی۔

## خاندان میں احمدیت کی ابتدا

آپ کے والد صاحب کو حضرت مولانا نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) سے ہم پیشہ اور ہم مسلک ہونے کی وجہ سے بڑی عقیدت تھی اور وہ آپ کے تقویٰ اور طبی مہارت کے قائل اور بڑے مداح تھے۔ اسی بنا پر وہ اکثر قادیان آکر ان کے درس قرآن میں شریک ہوتے حالانکہ ابھی انہوں نے باقاعدہ بیعت نہیں کی تھی لیکن احمدیت کے قائل ضرور تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اپنے بڑے بیٹے (مولانا سعید انصاری صاحب کے بڑے بھائی) قاضی محمد رشید صاحب کو تعلیم کی غرض سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کیا۔ جہاں سے انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور 1911ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوگئے۔ لیکن ان کے والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ابتدائی ایام خلافت میں بیعت کی۔

## ابتدائی تعلیم

مولانا محمد سعید انصاری صاحب نے 9 سال تک اپنے والدین کی آغوشِ محبت میں تعلیم پائی۔ پھر 1925ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی چوتھی کلاس میں داخل ہوگئے۔ اُس وقت پرائمری حصہ کی چار کلاسیں ہوا کرتی تھیں۔ وہاں مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب آف کھارا آپ کے استاد تھے اور جماعت کے مشہور شاعر مکرم عبدالسلام اختر صاحب ہم جماعت تھے۔ 1926ء میں پرائمری پاس کرنے کے بعد آپ مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوگئے جہاں مکرم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور چوہدری محمد صدیق صاحب سابق لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ آپ کے ہم جماعت تھے۔ اُس وقت مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر مکرم عبدالرحمٰن صاحب مصری تھے جو تفسیر پڑھاتے تھے۔ ان کے علاوہ آپ کے اساتذہ میں محترم ماسٹر محمد طفیل صاحب، حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری، مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ محترم سردار عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) اور محترم ماسٹر مولا بخش صاحب شامل تھے۔

1933ء میں مدرسہ احمدیہ کی سات جماعتیں پاس کرنے کے بعد آپ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ اس وقت جامعہ کا پنجاب یونیورسٹی سے الحاق تھا۔ جامعہ احمدیہ میں دو سال مولوی فاضل کے لئے اور دو سال مربیان کلاس کے لئے ہوتے تھے۔ مولوی فاضل پاس کرنے کے بعد طلبہ کو یہ اختیار ہوتا تھا کہ چاہیں تو وہ مربیان کلاس میں داخلہ لیں یا نہ لیں۔

## مضبوط عزم وہمت

آپ اُس زمانے کا اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔

1933ء میں موسم گرما کی تعطیلات ہونے والی تھیں کہ ایک رات سونے سے پہلے حسب عادت میں دعا کرنے کے بعد اپنا محاسبہ کر رہا تھا کہ اچانک ایک خیال ابھرا اور وہ یہ کہ کیا میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہوسکتا ہوں؟ اگرچہ میرے والد صاحب نہایت شفقت اور محبت سے میری تمام ضرورتیں پوری فرماتے تھے میری والدہ کی وفات کے بعد، جو یکم جنوری 1926ء میں ہوئی، ان کی باپ کی شفقت کے ساتھ ماں کی ممتا کا مزید جذبہ بھی کارفرما تھا۔ اس لئے انہوں نے مجھے کوئی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی لیکن یہ خیال آتے ہی میں نے یہ عزم کر لیا کہ میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے پوری کوشش کروں گا۔ چنانچہ جب چھٹیاں ہوئیں تو والد صاحب کی اجازت سے چھٹیاں گزارنے کے لئے میں لاہور چلا گیا جہاں میرے بعض بہن بھائی رہتے تھے۔ لیکن آپ کو تعجب ہوگا کہ میں اُن کے پاس نہیں ٹھہرا بلکہ پانچ روپے ماہوار پر ایک کمرہ کرایہ پر لے لیا اور اس عزم کا عملی آغاز کر دیا۔ میرا خط خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے ہی اچھا تھا۔ مزید بہتر بنانے کیلئے ایک مشہور خوشنویس سے خطاطی سیکھنی شروع کی اور ڈیڑھ ماہ کے مختصر سے وقت میں اس قابل ہوگیا کہ کتابت کر سکوں۔ چھٹیاں ختم ہونے میں ابھی چند روز باقی تھے کہ میں نے اپنے والد محترم کو خط لکھ کر اپنے عزم کی اطلاع دیتے ہوئے ان سے کام کرنے کی اجازت لے لی اور 1934ء تک قریباً سوا سال لاہور میں کتابت کرتا رہا جس سے میرے پاس معقول رقم جمع ہوگئی اور دسمبر 1934ء میں قادیان واپس آگیا۔ دسمبر ہی میں مولوی فاضل کا داخلہ جانا تھا جو میں نے بھجوا دیا۔ لیکن اس دوران ایک عجیب صورت حال پیدا ہوگئی اور وہ یہ کہ میرے ایک بزرگ کلاس فیلو حافظ محمد رمضان صاحب جو آنکھوں سے نابینا تھے میرے پاس آئے اور اپنی اس پریشانی کا ذکر کیا کہ میں نے مولوی فاضل کا امتحان دینا ہے لیکن مجھے کوئی لکھنے والا نہیں مل رہا۔ انہوں نے اپنی اس پریشانی کا اس درد بھرے انداز میں اظہار کیا کہ مجھے ان پر بہت رحم آیا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کیلئے کوئی نہ کوئی صورت پیدا فرما دے گا۔ انہیں صبر کی تلقین کر کے میں نے اپنے والد صاحب سے حافظ صاحب موصوف کی اس پریشانی کا ذکر کیا تو والد صاحب نے فرمایا کہ میں ایک سال کی قربانی کر کے حافظ صاحب کی مدد کروں۔ اس طرح میں 1935ء میں مولوی فاضل کا امتحان نہ دے سکا۔ اُدھر حافظ صاحب اپنی خداداد ذہانت اور میری اس تھوڑی سی مدد سے مولوی فاضل میں اعلیٰ نمبروں پر پاس ہوگئے۔ میں نے مولوی فاضل کا امتحان 1936ء میں پاس کیا۔

1938ء تا 1939ء کے دوران آپ کتابت کا کام کرتے رہے اس کے ساتھ ساتھ ٹیوشنز بھی پڑھاتے رہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود کے پانچ عظیم الشان خطبے، جو بعد میں ''اعمالِ صالحہ'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوئے، ان کے نصف حصے کی کتابت آپ ہی نے کی تھی۔ اسی طرح ''مناظرہ مبت پور'' کی کتابت بھی آپ نے کی۔ اس عرصہ میں آپ نے جن بچوں کو پڑھایا ان میں حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم کی دو صاحبزادیاں محترمہ ذکیہ اور قدسیہ بھی تھیں جنہیں چند ماہ پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ 1938ء میں آپ نے مربیان کلاس میں داخلہ کے لئے انٹرویو دیا اور تمام امیدواروں میں سے صرف آپ منتخب ہوئے اور بارہ روپے ماہوار وظیفہ مقرر ہوا۔ 1939ء میں انگریزی کا امتحان دے کر میٹرک پاس کیا۔ اس سال جماعت احمدیہ کے بہت سے معروف علماء نے بھی میٹرک کا امتحان پاس کیا مثلاً حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب، شیخ محمد سلیم صاحب، شیخ عبدالقادر (سوداگرمل) اور مولانا ظفر محمد ظفر صاحب وغیرہ۔

## وقف کا آغاز اور سنگاپور ملایا کے لیے تقرری

جامعہ احمدیہ سے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد چند سال آپ نے مختلف اداروں میں کام کیا۔ مئی 1946ء میں جب آپ نے زندگی وقف کی تو اس وقت آپ ''فیروز سنز'' میں کام کر رہے تھے اور رہائش بیت احمدیہ دہلی دروازہ لاہور سے متصل مکان میں تھی۔ اس حلقہ جماعت میں بھی آپ کو مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔

## فیروز سنز میں نوکری

فیروز سنز میں آپ اردو، عربی اور انگریزی

کتابوں کی پروف ریڈنگ کرتے تھے۔ اس کے علاوہ خطاطی کا کام بھی کرتے تھے جس سے اچھی خاصی آمد ہو جاتی تھی اور بڑی آسودگی سے گزارہ ہو رہا تھا لیکن خدمت دین کے شوق میں آپ نے مئی 1946ء میں یہ ملازمت چھوڑ دی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت اقدس میں اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کردیا جسے حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمایا۔ چنانچہ آپ جون کے شروع میں لاہور سے قادیان آگئے اور اپنی حاضری کی رپورٹ تحریک جدید میں پیش کردی۔ یوں 15 جون 1946ء کو آپ کے وقف کا آغاز ہوگیا اور حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کی تقرری سنگاپور اور ملایا کے لئے فرمادی۔

3 دسمبر کو آپ ایک اور ساتھی محترم میاں عبدالحی صاحب کے ساتھ سنگاپور کے لئے روانہ ہوئے۔ 9 دسمبر کو بمبئی سے Endes نامی بحری جہاز میں سوار ہوئے اور 14 دسمبر کو سنگاپور پہنچ گئے۔ اس وقت مولانا غلام حسین ایاز وہاں مربی تھے۔ ان کے علاوہ مولوی امام الدین صاحب اور چوہدری محمد احمد صاحب وہاں پہلے سے ہی مربیان سلسلہ کے طور پر کام کر رہے تھے۔

## دیگر ممالک میں خدمت

اس کے بعد آپ کو تقریباً ڈیڑھ سال سنگاپور میں خدمت بجالانے کا موقع ملا۔ ہندوستان کی تقسیم اور اس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کے قادیان سے پاکستان ہجرت کرنے کی وجہ سے جماعت کو بہت سی مشکلات درپیش تھیں۔ ایسے نازک حالات میں سنگاپور کے چھوٹے سے مشن کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ پانچ مربیان کے اخراجات کا متحمل ہوسکے۔ اس لئے مرکز سلسلہ نے آپ کو انڈونیشیا کے جزیرہ سماٹرا جانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ 28 مارچ 1948ء کو آپ سنگاپور سے روانہ ہوکر سوراباپا ہوتے ہوئے سماٹرا پہنچ گئے اور وہاں قریباً ڈیڑھ سال تک کام کرنے کا موقع ملا۔ اس زمانے میں انڈونیشیا اور ولندیزیوں کے درمیان جنگ چھڑی ہوئی تھی اور جماعت کے اکثر افراد شہروں کو چھوڑ کر پہاڑوں اور جنگلوں میں ولندیزیوں سے برسرپیکار تھے۔ اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو خاندان جو بیس بائیس افراد پر مشتمل تھے، جماعت میں داخل ہوئے۔ عیسائی پادریوں سے مباحثے بھی ہوئے۔ 1949ء کے اواخر میں آپ کو برٹش نارتھ بورنیو جانے کا ارشاد ہوا۔ چنانچہ آپ جکارتہ سے ہوتے ہوئے دسمبر کے آخر میں وہاں پہنچے اور اکتوبر 1953ء تک وہاں خدمات کی توفیق ملی۔ سات سال بعد حضور نے ازراہ شفقت 6 ماہ رخصت مرحمت فرمائی۔

10 مارچ کو حضور پر بیت مبارک میں قاتلانہ حملہ ہوا اور 4 اپریل 1954ء کو آپ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور کی حالت اب بہتر تھی۔ حضور نے دعا کی اور 5 اپریل کو آپ واپس "برٹش نارتھ بورنیو" کے لئے روانہ ہوگئے۔ مزید پانچ سال وہاں کام کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کے دور میں دو تین جماعتیں قائم ہوگئیں۔ علاوہ ازیں ایک سہ ماہی رسالہ Peace جاری کیا گیا۔ مخالفت کے باوجود اللہ نے غیر معمولی ترقی عطا فرمائی۔ اکتوبر 1959ء میں ربوہ واپسی ہوئی۔ ایک سال ربوہ میں رہنے کے بعد دوبارہ سنگاپور ملایا جانے کا ارشاد ہوا۔ 5 جنوری 1961ء سے مارچ 1964ء تک وہاں خدمت دین بجالانے کی توفیق ملی۔ 1964ء میں ربوہ آئے تو جامعہ احمدیہ کے درجہ سادسہ کے بعض طلبہ کو انڈونیشین زبان پڑھانے کے لئے مقرر کیا گیا۔

ستمبر 1967ء میں آپ کو پھر سنگاپور اور ملایشیا بھجوایا گیا جہاں نومبر 1970ء تک فرائض دینیہ ادا کرنے کی توفیق پائی۔ 1970ء میں واپس آکر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں کام کیا۔ اکتوبر 1973ء میں پھر انڈونیشیا کے لئے تقرری ہوئی۔ 1974ء میں 30 معلمین کو ٹریننگ دینے کے لئے آپ کو بطور انچارج مقرر کیا گیا۔ ان معلمین میں سے دس بارہ طلبہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں بھی تعلیم کے لئے آئے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج کل جماعت کی خدمت بجالارہے ہیں۔ 1974ء سے 1977ء تک آپ کو مغربی جاوا کے علاقے "ریہاگن" میں بطور مربی انچارج کی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ اپریل 1977ء میں آپ واپس ربوہ آئے۔

## جامعہ احمدیہ میں خدمات

پہلے ذکر آچکا ہے کہ 1964ء میں جب آپ ربوہ آئے تو جامعہ احمدیہ کے درجہ سادسہ کے بعض طلبہ کو انڈونیشین زبان پڑھانے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ 1977ء میں آپ کو دوبارہ جامعہ احمدیہ میں استاد مقرر کردیا گیا۔ 1989ء تک آپ جامعہ احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہے۔ اس دوران 1980ء سے 1982ء تک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور اور دیگر مقررین کی تقاریر کا انڈونیشین زبان میں رواں ترجمہ کرنے کا کام بھی آپ کے سپرد رہا۔

1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو سری لنکا میں پانچ ماہ کا دورہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اسی طرح 1986ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو سنگاپور، ملایشیا کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے اور ان دونوں ملکوں کا دورہ کرنے کیلئے چار ماہ کیلئے وہاں بھجوایا۔

نیز 1986ء میں حضور نے ازراہ شفقت آپ کو جلسہ سالانہ U.K میں تحریک جدید کے نمائندہ کے طور پر شرکت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ U.K کے اس جلسہ سالانہ میں بھی حضور کے خطابات اور دیگر مقررین کی تقاریر کا رواں انڈونیشین زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نیز آپ کو اسلام آباد (برطانیہ) میں مربیان کے ایک ماہ کے ریفریشر کورس کا انچارج بھی مقرر کیا گیا۔

## تاریخ سنگاپور اور تراجم کا کام

1989ء تک آپ جامعہ احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہے۔ اس کے بعد 1989ء میں ہی صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر سنگاپور، ملایشیا کی تاریخ مرتب کرنے کے لئے وکالت تبشیر میں بلایا گیا۔ اس کام کی تکمیل کے بعد وکالت تصنیف میں تبادلہ ہوگیا۔ جہاں آپ تادم واپسیں حضرت مسیح موعودؑ کی عربی کتب کا اردو ترجمہ کرنے میں مصروف رہے۔

خلفائے سلسلہ کے ساتھ آپ کو ہمیشہ محبت اور وفا کا تعلق رہا اور خلفائے سلسلہ کی طرف سے بھی بہت محبت اور شفقت نصیب ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کے تراجم کے کام کو بہت پسند کیا۔

## شعر و ادب میں دلچسپی

آپ لطیف ادبی مذاق رکھتے تھے۔ شعر و شاعری میں بھی دلچسپی تھی لیکن آپ باقاعدہ شعر نہیں کہتے تھے۔ کبھی کبھی بے ساختہ اپنے جذبات کا اظہار کرلیا کرتے تھے۔ مثلاً جب MTA کی باقاعدہ نشریات کا آغاز ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو ہر روز MTA پر دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی تو وفور محبت سے بے اختیار یہ قطعہ لکھ کر حضور کو ارسال کیا جسے حضور نے بہت پسند فرمایا:

روز سنتا ہوں آپ کی باتیں
روز کرتا ہوں آپ کا دیدار
پھر بھی ملنے کی پیاس باقی ہے
کاش فرقت کی یہ گرے دیوار

## وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 35845** میں مریم اعجاز زوجہ اعجاز احمد منیر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لانڈھی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 108 گرام 760 ملی گرام مالیتی -/65290 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مریم اعجاز زوجہ اعجاز احمد منیر لانڈھی کراچی گواہ شد نمبر 1 اقبال حسین ولد الطاف حسین کراچی گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد منیر خاوند موصیہ کراچی

**مسل نمبر 35846** میں ارسلان احمد خان ولد طاہر احمد خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ 2-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ارسلان احمد خان ولد طاہر احمد خان کراچی گواہ شد نمبر 1 شریف احمد رفیق ولد چوہدری محمد رفیق اسلم کراچی گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد خان ولد چوہدری جمیل احمد کراچی

**مسل نمبر 35847** میں منور احمد سدھو ولد چوہدری امام علی سدھو قوم جٹ پیشہ زمیندار عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 31-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ رہائشی مکان رقبہ 1350 مربع فٹ واقع میرپور خاص مالیتی -/400000 روپے۔ رہائشی مکان رقبہ 60 مرلے واقع چک نمبر R-166/7 ضلع بہاولنگر کا 1/8 حصہ مالیتی -/25000 روپے۔ زرعی زمین رقبہ 5 ایکڑ واقع چک نمبر R-166/7 ضلع بہاولنگر مالیتی -/400000 روپے۔ موٹر سائیکل سہراب مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے سالانہ آمد جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا

رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور احمد سدھو ولد چوہدری امام علی سدھو میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 میاں رفیق احمد آرائیں گواہ شد نمبر 2 مصور احمد سدھو برادر موصی

**مسل نمبر 35848** میں زاہدہ پروین زوجہ منور احمد سدھو قوم گوندل پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 31-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/30000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 70 گرام مالیتی -/37950 روپے۔ زرعی زمین رقبہ 2 ایکڑ 25 گھنٹہ واقع گوٹھ سلطان احمد تعلقہ ٹنڈوالہ یار ضلع حیدر آباد مالیتی -/37500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ زاہدہ پروین زوجہ منور احمد سدھو میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 منور احمد سدھو خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی میر پور خاص

**مسل نمبر 35849** میں نوید احمد ولد جاوید احمد قوم بھٹہ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نوید احمد ولد جاوید سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر جاوید احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص

**مسل نمبر 35850** میں بشریٰ صدف بنت محمد صدیق بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدانی کالونی میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ صدف بنت محمد صدیق بھٹی میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 محمد صدیق بھٹی ولد فیروز دین میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی میر پور خاص سندھ

**مسل نمبر 35851** میں ظفر احمد ولد بہاول الدین قوم جٹ پیشہ ٹیچر عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/13678 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ظفر احمد ولد بہاول الدین کنری ضلع میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالرحمٰن وصیت نمبر 21519 گواہ شد نمبر 2 عصمت اللہ قمر ولد نعمت علی کنری سندھ

**مسل نمبر 35852** میں نصرت جہاں زوجہ حامد حسین قوم بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد ٹالپی ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت جہاں زوجہ حامد حسین محمد آباد ٹالپی سندھ گواہ شد نمبر 1 محمد حسین ولد عبدالرزاق محمد آباد ٹالپی سندھ گواہ شد نمبر 2 لطیف احمد اٹھوال ولد منیر احمد اٹھوال محمد آباد ٹالپی سندھ

# اطلاعات و اعلانات

(نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔)

ربوہ میں طلوع وغروب۔ 14 فروری
طلوع فجر۔ 5-27
طلوع آفتاب۔ 6-50
زوال آفتاب: 12-23
غروب آفتاب: 5-56

## سانحہ ارتحال

✿ مکرم سعید احمد گورایہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ سبزہ زار لاہور کے والد محترم چوہدری رحمت خان صاحب ولد چوہدری سلطان بخش صاحب عمر 94 سال مورخہ 7 جنوری 2004ء کو وفات پا گئے۔ اسی روز محترم ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ حلقہ گلشن راوی لاہور نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور احمدیہ قبرستان ہانڈو گوجر ضلع لاہور میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں 4 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور افراد خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

## نکاح و تقریب شادی

✿ مکرم عمران بابر صاحب نائب وکیل الدیوان تحریک جدید لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھائی انجینئر جہانگیر عامر صاحب ابن مکرم عبدالغفور صاحب طارق حیدر آباد سندھ کا نکاح ہمراہ مکرمہ نازیہ صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد صاحب ونیس حیدر آباد سندھ بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم طارق محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع حیدر آباد نے مورخہ 23 جنوری 2004ء بروز جمعۃ المبارک بمقام بیت الظفر حیدر آباد پڑھا۔ مورخہ 24 جنوری 2004ء کو شادی کی تقریب ہوئی اور مورخہ 25 جنوری 2004ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم میر نور احمد صاحب تالپور امیر ضلع حیدر آباد نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ محض اپنے فضل سے دونوں خاندانوں اور جماعت احمدیہ کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

## درخواست دعا

❁ مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب صدر محلہ دارالبرکات ربوہ لکھتے ہیں کہ میری پھوپھی جان مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم سید عبدالسلام شاہ صاحب کو مورخہ 2 فروری 2004ء کو جزوی فالج کا حملہ ہوا۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے I.C.U میں داخل کرایا گیا۔ ایک ہفتہ زیر علاج رہنے کے بعد گھر واپس آ گئی ہیں۔ اب پہلے سے کافی بہتر ہیں لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

## اعلان دارالقضاء

مکرم محمد منیر صاحب بابت ترکہ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب

✿ مکرم محمد منیر احمد صاحب حال مقیم یو۔کے نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 21/3 دارالنصر غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ رقبہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم رشید احمد صاحب (پسر)
(2) مکرم محمد جلیل احمد صاحب (پسر)
(3) مکرم محمد جمیل احمد صاحب (پسر)
(4) مکرم محمد منیر احمد صاحب (پسر)
(5) محترمہ شفقت جہاں صاحبہ (دختر)
(6) محترمہ رفعت جہاں صاحبہ (دختر)
(7) محترمہ زینب حمید صاحبہ (دختر)
(8) محترمہ حشمت طاہر صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

جدید) میں ہوگا۔ تحریری امتحان کے لئے نصاب حسب ذیل ہوگا۔

1۔ قرآن مجید۔ پہلا نصف پارہ (ترجمہ کے ساتھ)
2۔ نماز مکمل۔ ترجمہ کے ساتھ
3۔ حدیث۔ پہلی دس احادیث (چالیس جواہر پارے)
4۔ کتب حضرت مسیح موعود۔ اسلامی اصول کی فلاسفی، کشتی نوح
5۔ انگریزی/حساب۔ مطابق معیار F.Sc/F.A
6۔ عام دینی معلومات (شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ)

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)
(فون 04524-213563 فیکس: 04524-212296)

## احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

### منگل 17 فروری 2004ء

12-05 a.m عربی سروس
1-05 a.m بچوں کا پروگرام
1-40 a.m سوال وجواب
2-45 a.m کوئز روحانی خزائن
3-30 a.m زندہ لوگ
3-55 a.m فرانسیسی سروس
5-00 a.m تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 a.m چلڈرنز کارنر
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-25 a.m تاریخ احمدیت
8-10 a.m تعارف
9-05 a.m لجنہ میگزین
9-50 a.m اردو ملاقات
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-55 p.m سفر ہم نے کیا
1-20 p.m لجنہ میگزین
2-00 p.m مجلس سوال وجواب
3-20 p.m انڈونیشین سروس
4-25 p.m تاریخ احمدیت
5-00 p.m تلاوت انصار سلطان القلم خبریں
5-50 p.m مجلس سوال وجواب
7-10 p.m بنگلہ سروس
8-15 p.m اردو ملاقات
9-25 p.m فرانسیسی سروس
9-50 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

### بدھ 18 فروری 2004ء

12-15 a.m عربی سروس
1-20 a.m تاریخ احمدیت
1-50 a.m مجلس سوال وجواب
3-00 a.m تعارف
3-50 a.m اردو ملاقات
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m چلڈرنز کارنر
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-35 a.m ہماری کائنات
8-05 a.m تقریر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
8-35 a.m سفر ہم نے کیا
9-30 a.m ایم ٹی اے ورائٹی
9-50 a.m خطبہ جمعہ
11-00 a.m تلاوت خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-40 p.m سواحیلی سروس
1-40 p.m مجلس سوال وجواب
2-40 p.m ایم ٹی اے ورائٹی
3-20 p.m انڈونیشین سروس
4-25 p.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
5-00 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m مجلس سوال وجواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m خطبہ جمعہ
9-10 p.m فرانسیسی ملاقات
10-00 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

### جمعرات 19 فروری 2004ء

12-10 a.m عربی سروس
1-05 a.m بچوں کا پروگرام
1-40 a.m مجلس سوال وجواب
2-40 a.m ہماری کائنات
3-15 a.m خطبہ جمعہ
4-30 a.m تقریر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m سیرت حضرت مصلح موعود
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-30 a.m المائدہ
8-00 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
8-15 a.m تقریر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
9-25 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
9-55 a.m ترجمۃ القرآن کلاس
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-40 p.m پشتو پروگرام
1-40 p.m مجلس سوال وجواب
2-40 p.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
3-10 p.m انڈونیشین سروس
4-10 p.m کمپیوٹر سب کیلئے
5-00 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m مجلس سوال وجواب
6-50 p.m بنگلہ سروس
7-50 p.m ترجمۃ القرآن
8-50 p.m فرانسیسی سروس
9-55 p.m جرمن سروس
11-00 p.m لقاء مع العرب

## سانحہ ارتحال

مکرم نعیم اکرم طاہر باجوہ صاحب مربی سلسلہ حلقہ آنبہ ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں خاکسار کی پھوپھی زاد بہن مکرمہ ناصرہ شاہد صاحبہ زوجہ مکرم شاہد احمد صاحب وڑائچ ساکن چک نمبر 71 جنوبی سرگودھا حال فرینکفورٹ جرمنی مورخہ 20 نومبر 2003ء کو بعمر 50 سال وفات پاگئیں آپ کا جنازہ مورخہ 24 نومبر 2003ء کو آپ کے گاؤں چک 71 جنوبی ضلع سرگودھا پہنچا۔ اسی روز بعد نماز ظہر خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مقامی معلم صاحب نے دعا کروائی۔ آپ مکرم منظور احمد وڑائچ محلہ مراد آباد سرگودھا کی بہو اور مکرم اقبال احمد صاحب وڑائچ چک 71 جنوبی کی بیٹی تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین


دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کے مرض اٹھراہ، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما: صبح 8 تا 12 بجے شام 4 تا 8 بجے
موسم سرما: صبح 9 تا 1 بجے شام 4 تا 7 بجے
جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 211434-212434
فیکس: 04524-213966



For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-7724606
7724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI
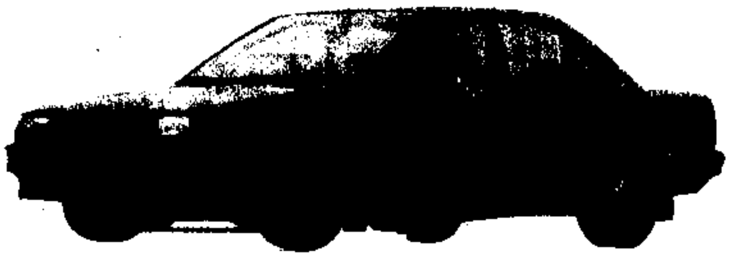
TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021-7724606
7724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3



ملت تعلیم انگلش میڈیم پرائمری سکول اینڈ کمپیوٹر کالج فار گرلز ربوہ
زیر نگرانی: مسز بشریٰ نسرین سابقہ ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ۔ مورخہ 25 فروری 2004 سے نرسری اور پریپ کلاسز میں داخلہ جاری ہے۔
نیز کمپیوٹر گرلز کالج میں سارا سال داخلہ کھلا رہتا ہے۔
پتہ: مکان نمبر 49/22 دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ
فون نمبر: 04524-214688-211679



احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل: 0333-5131261



سی پی ایل نمبر 29